ادار یہ ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی

توہین رسالت ﷺ آرڈیننس میں ترمیم

پاکستانی قوم اس وقت گوناگوں مسائل کا شکار ہے۔ مختلف معاملات ایسے ہیں' جن میں اصلاحات اور قانون سازی کی ضرورت ہے لیکن سب کو پس پشت ڈال کر چند ایک باتوں پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ یہ سب امور ایک مخصوص موضوع سے تعلق رکھتے ہیں اور ان سب کا جائزہ لیا جائے تو مجموعی تاثر یہ سامنے آتا ہے کہ ان سب کا مقصد ملک کے دینی عناصر کو محدود کرنا اور معاشرے میں پائے جانے والے دینی مزاج اور رجحانات کو نابود یا کنٹرول کرنا ہے۔ کبھی دینی مدارس کے نظام و نصاب کی اصلاح و تجدید کی آواز اٹھ رہی ہے' کبھی ان اداروں کی طرف سے دہشت گردی کی سرپرستی کے الزام کے حوالے سے' ان کے خلاف کارروائی کا غلغلہ بلند ہوتا ہے اور کبھی توہین رسالت آرڈیننس میں ترمیم کا شور سنائی دیتا ہے۔ گویا کہ ملک کو اس وقت سب سے بڑا یہی بحران درپیش ہے اور اس کو حل نہ کیا گیا تو پوری امت کو سخت مشکلات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ نہ ملک کی معیشت کو سدھارنے کی چنداں ضرورت ہے' نہ کرپشن کو ختم کرنے کی' نہ عصری تعلیم کا ناگفتہ بہ معیار اصلاح کا محتاج ہے اور نہ ملکی سرحدوں کی تشویش ناک صورت حال پر توجہ ضروری ہے۔ کوئی چیز انقلابی اقدامات کی محتاج نہیں' نہ فوری ترجیحات میں شامل کیے جانے کی مستحق ہے۔ صرف دینی ادارے اور دیندار عوام کا جذبہ قربانی اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خطرناک اور تشویش ناک چیز ہے' جس کا فوری نوٹس نہ لیا گیا تو ملک کی سلامتی خطرے سے دوچار ہو جائے گی یا اور کوئی غیبی آفت سر پر آ پڑے گی۔ یہ کیسا حیرت انگیز اور تعجب خیز رجحان ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمن مغربی قوتیں وطن عزیز کو دیوار سے لگانے اور اس سے عالم اسلام کی قیادت کی اہلیت سلب کر کے اسے بے دست و پا بنانے کے لیے یہ خوفناک دہری سازش کھیل رہے ہیں کہ کسی طرح ہمارے حکمرانوں پر مذکورہ بالا مسائل کے حوالے سے دباؤ ڈال کر ان کی توجہ ملک کے حقیقی مسائل سے ہٹا دی جائے۔ اس طرح ایک طرف ملک مسلسل گھمبیر مسائل کی دلدل میں پھنسا رہے اور دوسری طرف دینی قوتوں اور حکومت کے درمیان مسلسل محاذ آرائی کی کیفیت برقرار رہے' تاکہ نہ ملک ترقی کر سکے اور نہ یہاں دین کا بول بالا ہو۔

توہین رسالت آرڈیننس میں ترمیم کے مسئلے کو لے لیجئے۔ مسلمان جس طرح سارے آسمانی مذاہب اور تمام انبیاء علیہم السلام کا احترام وتکریم کرتے ہیں اس کا تقاضا تھا کہ یہود ونصاریٰ بھی ہمارے مقدس اور جان سے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت واحترام کرتے اور اگر کوئی بدباطن شان رسالت میں بے ادبی کا ارتکاب کرے تو سارے غیر مسلم اس کی گرفت کریں اور مسلمانوں کی طرف سے کسی قسم کا ردعمل ظاہر کرنے سے قبل ہی خود سے اس کے خلاف ایسے تادیبی وتعزیری اقدامات کریں کہ مسلمانوں کو اس بارے میں کوئی قدم اٹھانے کی ضرورت نہ پڑے۔ مسلمانوں کی طرف سے ان کے انبیاء کی تعظیم وتقدیس کا تقاضا یہی تھا۔ لیکن افسوس کہ اس کے برعکس کم ظرف اور انسانیت دشمن مغربی قوتیں ایسے دریدہ دہن اور غلیظ الباطن افراد کی گرفت کی بجائے انہیں تحفظ دینے اور اس کے حقوق کا خیال رکھنے پر اصرار کرتے ہیں۔ گویا انسانیت کے محسن اور سوا ارب مسلمانوں کے سروں کے تاج اور ان کی بے پایاں عقیدت ومحبت کا مرکز ومحور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے حقوق و مرتبے کا لحاظ مسلمان رکھیں تو وہ تنگ نظر' متعصب اور بنیاد پرست ٹھہریں اور کوئی گرا پڑا چمار آفتاب رشد وہدایت کی طرف رخ کر کے اپنے منہ کی غلاظت اپنے چہرے پر ملے اور یہ ساری قوتیں اس کمینگی کا سدباب کرنے کی بجائے اس کی پشت پناہی کریں تو وہ روشن خیال اور ترقی پسند ہوں۔ ان طاقتوں کے اس رویے پر تو تعجب نہیں کہ کفر کا اندھیرا کیا کچھ طلسمات نہیں دکھاتا؟ افسوس ہمارے حکمرانوں کی عقل پر ہے کہ وہ انسانی اقدار اور اخلاقیات کے ان دشمنوں سے بھرپور قوت ایمانی کا اظہار کرتے ہوئے کیوں نہیں' نمٹتے؟ ان سے صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ یہ ہمارا جزو ایمان ہے اور ہم اس بارے میں اپنے مذہب کی تعلیمات سے ہٹ کر کوئی قانون بنا سکتے ہیں' نہ ہماری قوم اسے قبول کر سکتی ہے۔ ہمارے حکمرانوں کو...... اور ان پر دباؤ ڈالنے والے غیر ملکی آقاؤں کو بھی...... یاد رکھنا چاہیے کہ مسلمان جتنے بھی گئے گزرے ہوں' جب بھی ان کی عقیدت اور جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی جاتی ہے' تو نہ کوئی نام نہاد قانون ان کے آڑے آ سکتا ہے اور نہ کوئی مصنوعی بندش ان کا راستہ روک سکتی ہے۔ لہٰذا ہمارے ارباب حکومت کو چاہیے کہ چند چماروں کو تحفظ دینے کے لیے پورے ملک کو اور خود اپنی حکومت کو داؤ پر نہ لگائیں۔ اور غیر مسلم طاقتوں کو صاف بتا دیں کہ ہم جس طرح تمہارے انبیاء کا احترام کرنا جانتے ہیں' اس طرح ناموس رسالت مآب ﷺ کا تحفظ بھی بخوبی کر سکتے ہیں۔ اس بارے میں ہم نہ کسی کا دباؤ قبول کر سکتے ہیں' نہ کسی قسم کی بندش پر عمل کرنا ہمارے لیے ممکن ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ ملک جس میں سرور دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کے لیے قانون سازی کی جانی چاہیے تھی اور اسے سخت سے سخت بنانا چاہیے تھا' کہ اسی نبی کا کلمہ پڑھنے کی برکت سے یہ ملک ہمیں ملا تھا۔ اس ملک میں اس بات پر بحث ہو رہی ہے کہ اس قانون میں کس طرح سے نرمی کی جائے۔ ہم اس موضوع پر زیادہ گفتگو نہیں کرتے۔ جب تک دنیا میں ایک بھی مسلمان موجود ہے' اس پر بحث کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔ پاک پیغمبر کے ہر امتی کو وہ قانون یاد ہے جو

اس بارے میں اس کا ایمان اور اس کے مذہب کی روایات اسے سکھاتی ہے۔ ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں کہ اس دنیا میں ہر شخص کو چاہے وہ حاکم ہو یا محکوم' مرنے کے بعد اللہ کے سامنے حاضری دینی ہے اور نبی علیہ السلام کے پاس حوض کوثر پر جانا ہے۔ اس واسطے اس دنیا میں ایسی کوئی حرکت نہ کرے جس کی وجہ سے وہاں پر دھتکار دیا جائے۔ آخر میں ہم اپنے حکمرانوں سے اور ان کی وساطت سے ساری دنیا کے طاغوتوں کو یہ کہیں گے کہ حب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم گنہگاروں کا آخری سہارا ہے۔ اسے ہم سے نہ چھینو ورنہ اس کا جو ردعمل ہوگا اس کے سامنے شاید کوئی چیز نہ ٹھہر سکے۔

(ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی' 19 تا 25 مئی 2000ء)